

لکیریں

لکیریں کھینچیں ہیں کاغز پہ مگر
کھانی کوئی بنتی نہیں
کصے تمام یہں میرے پاس مگر
حقیقت کوئی ملتی نہیں

کھڈے ہوئے ہیں اس موڑ پر
کھو جانے کے لئے تیار
نقشے سارے جلا دئے ہیں لیکن
گمراہی ملتی نہیں

کب سے ہیں اسی کوشش میں اب
کہ نیند ہی بچائے گی
سپنوں میں بھی نضارے لیکن
سنہرے ملتے نہیں

کب سے ہیں اسی کوشش میں اب
کہ نیند ہی بچائے گی
سپنوں میں بھی نضارے لیکن
سنہرے ملتے نہیں

کب سے ہیں اسی کوشش میں اب
کہ نیند ہی بچائے گی
سپنوں میں بھی نضارے لیکن
سنہرے ملتے نہیں

کب سے ہیں اسی کوشش میں اب
کہ نیند ہی بچائے گی
سپنوں میں بھی نضارے لیکن
سنہرے ملتے نہیں

سفر

سفر میں خود ہی گھایل ہو گیا ہوں
میں اپنا راستہ روکے کھڑا ہوں

میرا گھر دور ہوتا جا رہا ہے
میں پیچھے کی طرف چلتا رہا ہوں

میری منزل میرے اندر ہو شاید
جسے خالِد میں باہر ڈھونڈتا ہوں